



سوال

(271) گڑیوں کی خرید و فروخت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بازار میں بچوں کے کھلونے دستیاب ہیں، ان میں متحرک کھلونے بھی ہیں، مثلاً گڑیاں وغیرہ کیا ان کی خرید و فروخت جائز ہے اور انہیں گھر میں رکھا جاسکتا ہے، قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بچوں کے لیے کھلونے بنانا اور انہیں بازار میں فروخت از خود ناجائز نہیں، بشرطیکہ ان میں کوئی قباحت موجود نہ ہو۔ بچوں کے لیے گڑیوں کی دو صورتیں ہیں:

1 انہیں پوری باریکی سے تمام خدوخال کے ساتھ بنایا گیا ہو، جو نقل مطابق اصل ہوتی ہے، ان کے متعلق شرعی حکم یہ ہے کہ انہیں بنانا، ان کی خرید و فروخت کرنا اور انہیں گھروں میں رکھنا جائز نہیں۔ یہ ان ممنوعہ تصاویر سے ہیں جنہیں بنانے یا گھر میں رکھنے کی شریعت نے اجازت نہیں دی۔

محض ایک سرسری سا ڈھانچہ جو کسی جاندار کا ہوتا ہے جیسے لکڑی کے گھوڑے یا کپڑے کی گڑیاں۔ ان کے خدوخال نمایاں نہیں ہوتے، بلکہ عام طور پر گھروں میں بچیاں اپنے طور پر ہاتھ سے گڑیاں وغیرہ بنا لیتی ہیں، اس قسم کی گڑیاں بنائی جاسکتی ہے، انہیں بچنا اور خریدنا بھی جائز ہے اور گھر میں رکھا جاسکتا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی۔ [1] ایک روایت میں صراحت ہے کہ یہ گڑیاں کھلونوں کی قسم سے تھیں۔ [2]

دیگر روایات میں ہے کہ ان کھلونوں میں کپڑے کا ایک گھوڑا بھی تھا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور اس کے دو پر بھی تھے۔ [3]

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن گڑیوں کے خدوخال نمایاں نہ ہوں اور وہ بچوں کے امور خانہ داری سکھانے کے لیے کارآمد ہوں تو انہیں بازار سے خریدنے یا خود تیار کرنے میں چنداں حرج نہیں لیکن دور حاضر میں کھلونوں کی جو ترقی یافتہ صورت ہے کہ پلاسٹک، کپڑے اور پتھر وغیرہ سے بنائے جاتے ہیں جو اصل کے ہو موشا بہت رکھتے ہیں، ایسے کھلونوں سے گریز کرنا چاہیے۔ اسی طرح گھروں میں کچھ جانوروں کی تصاویر بطور آرائش رکھی جاتی ہیں اور انہیں کھلونوں کا نام دیا جاتا ہے، انہیں رکھنے کی بھی کسی طرح اجازت نہیں دی جاسکتی۔ (واللہ اعلم)

[1] بخاری الادب : ۶۳۰ -

[2] صحیح مسلم ، فضائل الصحابة : ۶۲۸۸ -

[3] البوداؤد ، الادب : ۳۹۳۲ -

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4 - صفحہ نمبر : 254

محدث فتویٰ